

بہار سخن

مرتبہ: پیرزادہ سید تمیم اشرف حسینی

نبیرہ سرکار شیخ المشائخ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

سجادہ نشین آستانہ عالیہ شمسیہ

حضور قطب رائچور قدس سرہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضور قطب رائچور مخدوم حضرت سید شاہ احمد شمس عالم حسینی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کی شان پاک میں لکھے گئے کلام پر مشتمل رسالہ بنام

بہار سخن

مرتبہ:

پیرزادہ سید تمیم اشرف حسینی

نبیرہ سرکار شیخ المشائخ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سجادہ نشین آستانہ عالیہ شمسیہ حضور قطب رائچور قدس سرہ

(نوٹ: بہار بخشش حصہ اول و دوم سے خوب استفادہ کیا گیا ہے)


إن الله وملائكته يصلون على النبي يا أيها الذين آمنوا صلوا عليه وسلموا تسليما

تعریف اس خدا کی جو رب ہے دو جہاں کا
یومِ جزا کا مالک اور جو ہے رحم والا

ہم ہیں ترے ہی عابد اور مستعین تجھ سے
حاجت روا نہیں ہیں جو بھی ہیں تیرے اعدا

ہم کو چلا خدایا وہ سیدھی راہ اُن کی
جن پر ہوا ہے تیرا انعام فضل والا

ہم کو بچا ہمیشہ تو اُس صراطِ کج سے
یعنی جو راستہ ہے مغضوب وضالّیں کا

گمراہوں کے مقابل، اہلِ سنن کی ہم کو
تو نے ہی رہ دکھائی، احسان ہے یہ تیرا

اسلام وسنیت کی تو نے مہک بنا کر
آیاتِ فاتحہ کو، گمراہی سے بچایا

صوفی نماز میں یہ واجب اِسی لئے ہے
ہو فاتحہ کا سورہ دین حسن ہمارا

ازقلم: شیخ المشائخ حضرت علامہ سید شاہ چندا حسینی صوفی اشرفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
،سجادہ نشین آستانہ عالیہ شمسیہ رائچور

اے شہنشاہِ عطا یا الصلوۃ والسلام
دافعِ رنج و بلا یا الصلوۃ والسلام

زینتِ عرشِ معلیٰ رونق بزمِ وجود
مظہرِ ذاتِ خدا یا الصلوۃ والسلام

یاں زمیں پر واں فلک پر شادمانیاں رچیں
مہرِ عالم جب ہے چمکا الصلوۃ والسلام

خانۂ دل میں مرے پھیلا دیا نوری ضیاء
تیرے نقشِ پا کا جلوہ الصلوۃ والسلام

دافعِ رنج والم اے پیکرِ فضل و کرم
قلبِ مضطر کا سہارا الصلوۃ والسلام

ناؤ گردابِ معاصی میں گھری ہے الغیاث
از اشارت پار فرما الصلوۃ والسلام

آپ کی فُرقت میں اب خستہ و رنجور ہوں
اب بُلا لو شاہِ بطحہ الصلوۃ والسلام

عاصیوں پر بہرِ رحمت ہو نگاہِ فیض بار
شافعِ روزِ جزا یا الصلوۃ والسلام

نزع میں مجھ کو ملے اُن کے نسیمِ فیض کے
اُس مہک کا ایک حصّہ الصلوۃ والسلام

دزدِ ایماں سے حفاظت کیجئے میری مُدام
میرے مولا میں ہوں تنہا الصلوۃ والسلام

شانِ اظہارِ کرم سے صوفی ہے امیدوار
وہ پڑھے یہ پیشِ روضہ الصلوۃ والسلام

یانبی سلام علیک

ربِ سلم کہنے والے — اے شفیعِ روزِ محشر

مظہرِ شانِ خدائی — مالکِ تسنیم و کوثر

یانبی سلام علیک

افضل و اعلیٰ و اکمل — مالک و مختار و سرور

مدح کی نہ انتہا ہے — اے حبیبِ ربِ اکبر

یانبی سلام علیک

زینتِ عرشِ معلیٰ — رونق ہر ملک و کشور

مرحبا شانِ رسالت — حبذا ماہ منور

یانبی سلام علیک

فیض بخشِ ہر دو عالم — مظہر و محبوبِ داور

التجا ہے مدعا ہے — اب بلا لیجیئے در پر

یانبی سلام علیک

بختِ خفتہ کو سنوارو — اے قرارِ قلبِ مضطر

راحتِ روحِ حزیں ہو — لطف کا دیجیئے ساغر

یانبی سلام علیک

دین و سنت پر تصلب | چاہتا ہے یہ ثنا گر
فضل سے اپنے کرم کر | دزدِ ایماں سے بچا کر

یا نبی سلام علیک

السلام اے شاہ والا | السلام اے ماہ انور
عرض کرتا ہے سوالی | ہوں عطا مقصد کے گوہر

یا نبی سلام علیک

صوفئ خستہ تمہارا | آیا ہے یہ ہدیہ لیکر
ہو قبول اس کا یہ ہدیہ | ہو کرم سرکار اس پر

یا نبی سلام علیک

کاش ہم خاکِ درِ شاہِ شہیداں ہوتے
خوبئ بخت پہ کیوں اپنی نہ نازاں ہوتے
سر دیا اپنا دیا ہاتھ نہ بیعت کے لئے
اہلِ حق ایسے ہی ہیں دین پہ قرباں ہوتے
جب شہیدوں کی چلی جاتیں تھیں روحیں بہ ارم
پیشوائی کو در خلد پہ غلماں ہوتے
آتے جب مسجدِ نبوی میں شہ کون و مکاں
دوش پر نور نگاہ شہ مرداں ہوتے
دیکھ کہ حضرت شبیر کی جولانئ تیغ
فرطِ ہیبت سے یہ مردود ہراساں ہوتے
عرضیاں بھیج کہ بلوا کہ دیئے چھل کوفی
کام شیطاں کا نہ کرتے اگر انساں ہوتے
غم شبیر میں نوحہ نہ کرو اے صوفی
اس سے ہرگز نہیں خوش، شاہ شہیداں ہوتے

کرتے ہیں جن و ملائک بھی ثنائے اہلِ بیت
کیا بیاں ہو پائے مجھ سے اعتلائے اہلِ بیت
ابن حیدر سے یزیدی فوج نے کھائی شکست
اوج پر ہے دیکھئے اب بھی لِوائے اہلِ بیت
ہم کو شرعِ مصطفیٰ حاصل نہ یوں ہی ہوگئی
اس کی خاطر خون میں اپنے نہائے اہلِ بیت
پست ہو کر رہ گیا ہر دور کا ابن زیاد
کربلا میں دیکھ کر صبر و رضائے اہلِ بیت
میں بناؤں گا یقیناً شوق سے کحل البصر
گر ملے مجھ کو بھی یارب خاکِ پائے اہلِ بیت
اِنتساب اُن سے مرا، یہ کہہ رہا ہے برملا
ہے وہی رب کی رضا، جو ہے رضائے اہلِ بیت
دین پر ایسا تصلّب یا خدا کردے عطا
تا دمِ آخر ہو مجھ سے اِقتِدائے اہلِ بیت
نرغۂ باطل سے ہم کو تو بچالے اے خدا
اِستقامت حق پہ مل جائے برائے اہلِ بیت
صرصرِ جَور و ستم بہتی ہے ہر جانب تمیم!
کیوں پریشاں ہے بھلا، تو ہے گدائے اہلِ بیت

از قلم: پیرزادہ سید تمیم اشرف حسینی

دیارِ ہند میں رب کی عطا غریب نواز
رسولِ ہاشمی کی ہیں رضا غریب نواز

سمایا کوزے میں ساگر کو آپ نے جس دم
زمانہ دیکھ کہ حیراں ہوا غریب نواز

یہی تو جن و ملک، انس و جاں کے لب پر ہے
ہے رشکِ باغِ ارم در ترا غریب نواز

دیارِ ہند میں دیں کا چمن جو ہے شاداب
ترے ہی فیض و کرم سے کِھلا غریب نواز

تمیمِ خستہ کی امداد ہو دمِ آخر
ہو اِس کا خاتمہ بالخیر یا غریب نواز

ہوا روشن چراغِ زندگی مخدوم سمناں سے
رہے وابستگی یارب یوں ہی مخدوم سمناں سے

ہر اک جانب خدا کی رحمتیں پیہم اُترتی ہیں
کچھوچھہ کی زمیں جنت بنی مخدوم سمناں سے

بہ حیرت آج خیرہ ہوگئیں خورشید کی آنکھیں
چھلک اُٹّھی ہے ایسی روشنی مخدوم سمناں سے

مزاجاً بالیقیں تریاق ہے وہ نیر کا پانی
مریضوں کو شفایابی ملی مخدوم سمناں سے

میسر ہوگئی ہے یہ نویدِ جانفزا ہم کو
شفاعت پائے گا ہر اشرفی مخدوم سمناں سے

ہے وہ حقدار بیشک حُرقتِ نارِ جہنم کا
رکھے جو کوردیدہ دشمنی مخدوم سمناں سے

بھکاری بن کہ جو حاضر ہوا ہے اُن کی چوکھٹ پر
تمیم! اُس کو ملی ہے سروری مخدوم سمناں سے

اے شہِ چندا حسینی قامعِ کفر و طغاں
قطبِ گوگی گشتہ اے شاہ والا در جہاں

اے کہ شد در بطن مادر خرق عادت آشکار
بر ہوا طیران گشتہ مہدِ والا بے گماں

سرنگوں گشتند کافر جوگیءشاں شد فرار
رہبتے زاں گشتہ طاری بر قلوبِ کافراں

شد حریمِ پاک تو رشکِ گلستان ارم
نورِ خالق در حریمت آشکار ست و عیاں

ہر کہ داخل در حریمت شد کہ او مامون گشت
آمدہ حصن حصیں اے شاہ والا آستاں

رحمۃ اللہ علیہ و علیٰ آل الکرام
لی اغثنی انت رحمت اے قرار بیکساں

تا کجا گویم ثناءش از ثنا بالا تر ست
زیں سبب خاموش گشتہ ام کنوں صوفی ازاں

بیاں ہو کس زباں سے شان و عظمت قطبِ گوگی کی
حبیبِ ربِ داور سے ہے نسبت قطبِ گوگی کی

بہت اعلیٰ جہاں میں ہے فضیلت قطبِ گوگی کی
فرشتے بھی کیا کرتے ہیں خدمت قطبِ گوگی کی

فلک پر کیوں مچی ہے دھوم کیوں جشنِ بہاراں ہے؟
کہا قطبِ دکن نے ہے ولادت قطبِ گوگی کی

ہے جاری فیضِ اشرف بالیقیں دربارِ اقدس سے
دکن میں باعثِ رحمت ہے بیعت قطبِ گوگی کی

مقام و مرتبہ ایسا ملا ہے حق تعالیٰ سے
ملائک انس و جاں کرتے ہیں مدحت قطبِ گوگی کی

مبارک ہو ملی فیروز مندی اُس کو جس پر بھی
پڑی ہے اک نگاہِ لطف و رحمت قطبِ گوگی کی

ہوا بسکہ شکستہ حال ہر جا غم کا گھیرا ہے
ملے مجھ کو بھی اک نظرِ عنایت قطبِ گوگی کی

تمیمِ اشرفی رکھ دے قلم بس اتنا ہی کہہ کر
بیاں کیسے ہو مجھ سے جاہ و حشمت قطبِ گوگی کی

بود قطبی مقامِ شمسِ عالم — زہے آں احتشامِ شمسِ عالم
بخرقِ عادت از حکمِ الہیٰ — کہ نافذ شُد نظامِ شمسِ عالم
دریں ملکِ دکن از فضل داور — کہ مشہورست نامِ شمسِ عالم
ز دہلیزش وتابہ قبہ پاک — کہ نورانیست شامِ شمسِ عالم
کہ دین تو شود محفوظ ہر آں — بشو از دل غلامِ شمسِ عالم
کہ من از بادہ دینی تصلب — چشیدہ ام ز جامِ شمسِ عالم
بلائے ناگہاں زاں دور گردد — اگر خوانی سلامِ شمسِ عالم
شَوَد امدادِ من صوفی بلاشک — کہ ہستم من غلامِ شمسِ عالم

شمسِ عالم کا ہے روضہ روضۂ خلدِ بریں — موردِ برکات وفضل رحمۃ للعالمیں
ہے مطافِ انس وجاں اور موردِ انوارِ دیں — ہے محل امن و اماں جود و کرم کا بالیقیں
نورِ دیں شائع ہوا کافور ظلمت ہوگئی — حکمِ خالق سے یہاں آکر ہوئے جب وہ مکیں
دلکش و پرنور اطہر فیض بخش جن و انس — درگہِ والا ہے بیشک رشکِ فردوس بریں
دور ہو جائے الم اور درد وغم اُس کا تمام — صدق دل سے درگہ والا میں جو آئے حزیں
بے کس ناچار آکے پاتے ہیں اِس جا پناہ — بے پناہوں کے لئے صوفی ہے یہ حصن حصیں

مامنم بیشک ہمین ست آستان شمسیہ — راست میگویم چنین ست آستان شمسیہ

مرجع زوّار گشتہ بیں تو در ہر روز و شب — قبلہ گاہ مومنین ست آستان شمسیہ

ہر کجا کہ تو بہ بینی نور بینی زاں کہ آں — مدفن قطب مبین ست آستان شمسیہ

کاں مرا از دل پسندیدہ شدہ بس زیں سبب — خوش کنانِ ہر مہین ست آستان شمسیہ

از زمیں تا سقف بیں تو می کشد آں قلب را — دلکشا و دلنشین ست آستان شمسیہ

چہ کنم توصیفِ آں صوفی زبانم قاصرست — خلد بر روئے زمین ست آستان شمسیہ

شمسِ عالم کا رہے جلوہ مرے پیشِ نظر — رہوں الفت میں میں اور اُنکی ہو خدمت میں بسر

درِ مقصد سے وہ بھر لیتا ہے اپنا دامن — صدق دل سے جو کوئی آتا ہے اُنکے در پر

پہنچی جب رودِ کرشنا پہ سواری اُنکی — پھٹ گیا آبِ کرشنا کا گئے تہہ سے گذر

تیری صورت میں نظر آتا ہے حق کا جلوہ — ابن شاہِ دوسرا قامعِ ہر کفر و شر

مری مرقد میں نکیرین جو آئیں اُس دم — جب مدد آپکی مل جائے نہیں خوف و خطر

صوفی ہو جائے اگر دولتِ دیدار نصیب — اپنے میں آپ کو سمجھوں گا کہ ہوں صاحبِ فر

شمسِ عالم کی عجب پیاری ہے نوری صورت — حسنِ یوسف کی جھلک جس میں ہے وہ ہے طلعت
کیا بیاں ہو سکے شاہا تری شان عالی — کہ فرشتے بھی کیا کرتے ہیں تیری خدمت
تیرا شہرہ ز سمک تا بہ سما شانِ خدا — کو بکو ہو رہی ہے جا بجا تیری شہرت
دیکھ کر کہتے ہیں خاصانِ خدا روضے کو — کہ برستی ہے سدا روضے پہ حق کی رحمت
آپ کے آنے سے پُرنور بنا راپچور — نورِ حق شائع ہوا دور ہوئی ہے ظلمت
میں ہوں سجادہ نشین شہِ والا صوفی — جسکے باعث ہے میسر ہوئی مجھ کو عزت

شمسِ عالم نورِ دیں گا ہے نظر بر من فگن — رنگیں گنبد کے مکیں گا ہے نظر بر من فگن
قطبیت کا رتبہ اعلیٰ تمہیں حق نے دیا — پیشوائے سالکیں گا ہے نظر بر من فگن
نورِ حق شائع ہوا ظلمت مٹی ہر سو یہاں — آپ ہی سے بالیقیں گا ہے نظر بر من فگن
حامیٔ بے چارگاں چارہ ساز بیکساں — ہادم ہر کفر و کیں گا ہے نظر بر من فگن
اختیارِ خارقی سے نجدیوں کو ہے جلن — ہیں مقر ہم اہل دیں گا ہے نظر بر من فگن
صوفیٔ خستہ تمہارا دل سے شیدا ہے شہا — اے شہ یوسف جبیں گا ہے نظر بر من فگن

شمس عالم مدد ے رحمتِ یزداں مدد ے
رہبرِ دیں مدد ے ساقی عرفاں مدد ے
سید عالی گہر صاحب ذیشان وحشم
جلوۂ نورِ خدا شمس درخشاں مدد ے
بسکہ افسردہ و رنجور و شکستہ حالم
اے مواسائے دلم رحمتِ یزداں مدد ے
یک نظر جانب صوفیؔ بکن اے شاہِ ہدیٰ
عُقدہ ہائم بکشو دحل شہ خوباں مدد ے

حبیبِ خدا کی عطا شمس عالم
ہو تم دین کے مقتدا شمس عالم
ترے در پہ حاضر ہوں پھیلائے جھولی
ہو چشم کرم اب شہا شمس عالم
ترے آستانے کی خدمت میں گزرے
مری زندگانی شہا شمس عالم
شب و روز کرتا رہوں ذکر تیرا
مری ہے یہی التجا شمس عالم
سراپا گناہوں میں ڈوبا ہوا ہوں
بچا ابن خیرالوریٰ شمس عالم
تجھے واسطہ قطب گوگی کا مجھ کو
تصلب ہو دیں پر عطا شمس عالم
بروز قیامت ملے تیرا دامن
وہاں بخشوا شافعا شمس عالم
یہی مدعا ہے کلیم حزیں کا
ہو ایمان پر خاتمہ شمس عالم

ازقلم: حضرت مولانا سید شاہ محمد کلیم اشرف حسینی صاحب قبلہ
برادر سجادہ نشین آستانہ عالیہ شمسیہ رائچور

ہمارا ہے وہ ملجا شمس عالم — تمہارا پیارا روضہ شمس عالم
کمی کس بات کی اب فضل رب سے — ملا جو در تمہارا شمس عالم
ملا اللہ (جل جلالہ) اور اس کو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم — کہے جو روز و شب" یا شمس عالم"
فلک پر دھوم سے ہوتا ہے چرچا — ترے بابا کا، تیرا شمس عالم
کہا جو قم بِاِذن اللہ تو بچہ — ہوا اک دم میں زندہ شمس عالم
ہے حسن یوسفی سے جو منور — دکھا مجھ کو وہ جلوہ شمس عالم
بس اک لمحہ مرے سینے پہ رکھ دو — مقدس یا تم اپنا شمس عالم
ترے دربار کی وہ خاک بوسی — مری معراج ہے یا شمس عالم
خمیدہ سر بنم دیدہ ہوں حاضر — نگاہِ لطف فرما شمس عالم
مطالب آئیں بر سارے ہمارے — کرم کیجے خدارا شمس عالم
یہ استرحام کرتا ہے تمیم اب — رکھ اپنے زیرِ پا یا شمس عالم

کیا ہی نور افگن ہے عتبہ قطب رائچور کا | خلد کا نقشہ ہے روضہ قطب رائچور کا
قطبیت دی ہے خدا نے شہر رائچور کی | اللہ اللہ کیا ہے رتبہ قطب رائچور کا
فطرتِ مافوقیہ سے زندہ کو امر گیا | دیکھ لے منکر یہ رتبہ قطب رائچور کا
بٹ گیا دو بھاگ میں نہر کرشنا برملا | جب ہوا ہے اک اشارہ قطب رائچور کا
شہر رائچور کی شاہی ملی بس اس کو ہی | جس نے چوما دل سے تلوہ قطب رائچور کا
مفسدوں اور سرکشوں نے کرلیا حق کو قبول | دیکھ کر نورانی جلوہ قطب رائچور کا
زادِ عقبیٰ کچھ نہیں ہے ماسوا اِسکے تمیم | ہے تری گردن میں پٹّہ قطب رائچور کا

بھلا کیسے لکھوں میں اِرتقائے قطبِ رائچور | کہ کرتے ہیں ملائک بھی ثنائے قطبِ رائچور
خوارق سے ہزیمت پل میں دی ہے جوگی کافر کو | ابھی تک ہے بلندی پر لِوائے قطبِ رائچور
مہِ رشد و ہدایت قطبِ حق اور واصل رب ہیں | بیاں کیسے ہو مجھ سے اِعتلائے قطبِ رائچور
جھلک ہے یوسفِ کنعاں کی فضلِ رب سے طلعت میں | نمایاں حق ہے ہوتا از لِقائے قطبِ رائچور
بناؤں گا میں کحل چشم یارب تیری رحمت سے | مجھے بھی ہو عطا اب خاکِ پائے قطبِ رائچور
تمیمِ اشرفی کی التجا مولیٰ بس اتنی ہے | کرے وہ تادمِ آخر ثنائے قطبِ رائچور

قصائد صندل

شمسِ عالم کا مقدس ہے معطر صندل
موردِ فیض و برکت ہے یہ اطہر صندل

کیوں پسند آئے نہ سب اہلسنن کو دل سے
مصطفی پیارے کے پیارے کا ہے اطہر صندل

جوش پر بحرِ کرم آج ہے سرکار کا لو
اب مقاصد کے عطا کرتا ہے گوہر صندل

جلتے ہیں نارِ حسد میں سبھی اہلبدعت
اہل دیں کو ہے خوش آیا یہ معطر صندل

اشرفی فیض و برکات سے معمور ہے یہ
کیوں نہ با فیض ہو ہے رحمت داور صندل

پانزدہ ماہِ صفر کو ہوئی نہضت شہ کی
شب میں پندرھویں کی چڑھتا ہے مقرر صندل

صوفیؔ خستہ کی امداد ہمیشہ کیجے
از برائے یہی بافیض منور صندل

قطب رائچور کا صندل ہوا رونق فزا
شہرِ رائچور پر فضل خدا نازل ہوا

آپ کی درگاہ عالی میں ہے رحمت کا نزول
آپ کا دربار عالی ہے شاہا باب عطا

عرض کرتے ہیں ادب سے شاہ والا آپ سے
شہر رائچور سے ہو دور ہر رنج و بلا

ہوتے ہیں حاضر سبھی مسلم و ہندو صدق سے
آپ کی درگہ میں مقصد کے لئے اے باخدا

دشمنانِ اولیا منکر ہیں صندل عرس کے
ہیں شعارِ سنیت یہ عرس و صندل صوفیا

جنابِ شمس شہ ذی وقار کا صندل   رسولِ حق کے گل نو بہار کا صندل
خدا نے قطبیتِ رائچور دی جس کو   ہے آج اُس شہ عالی تبار کا صندل
سرور اور مسرت ہے قطب گو گی کو   ہے اُن کے نورِ نظر باوقار کا صندل
جو حسنِ یوسفی کے پرتو سے منور ہے   ہے آج مومنو اُس گلعذار کا صندل
پسند آئے نہ کیوں اہل دیں کو اے صوفی   ولئ حق کے مقدس مزار کا صندل

شمسِ عالم پیا کا صندل ہے   ابن شیرِ خدا کا صندل ہے
ہو مؤدت چلو جھکا کر سر   رہبر و مقتدا کا صندل ہے
اہلسنت ہیں سب کے سب شاداں   عاشق کبریا کا صندل ہے
خُلق جسکے ہیں خُلق شیرِ خدا   آج اُس باحیا کا صندل ہے
جگمگاتا ہے نورِ حق ہر سو   نیرِ پُرضیا کا صندل ہے
پاتی ہے خَلق راستہ حق کا   کہ امام الہدیٰ کا صندل ہے
آج صوفی ہے جوشش پر رحمت   کانِ جود و سخا کا صندل ہے

جنابِ شمسِ عالم قُدوۃ ابرار کا صندل
ہوا رونق فزا ہے آج اُس سرکار کا صندل

زمیں سے آسماں تک غُل مچا ہے خلق میں دیکھو
کیا مسرور ہر دل کو مرے سرکار کا صندل

دوائے دردِ دل ہے اور ہے تریاق بھی اکسیر
ولئی حق و ابن حیدر کرار کا صندل

عیاں ہے رحمتِ حق مومنو اور رحمت حضرت
ملائک کہہ رہے ہیں ہے سخی دربار کا صندل

چلا ہے احتشام وتزک سے اور دھوم سے صوفیؔ
جنابِ شمسِ عالم کاشفِ اسرار کا صندل

جب روضہ انور میں یہ صندلِ نور آیا
اک نور جھلک اُٹھا اک شمسِ منور سے

اب روضۂ انور سے انوار نمایاں ہیں
رحمت ہی برستی ہے ہر سو میں جدھر دیکھا

صندل ہے شعار اپنا معمول بزرگاں ہے
منکر ہی تو کھرّا ہے اس کو نہ پسند آیا

اجمیر کی بادہ ہے خم خانۂ اشرف میں
اور شمسی پیالہ سے پیتے ہیں اسے شیدا

مسرور ہر اک سنی ہے اک جوشِ عقیدت سے
صوفیؔ بھی مسرت سے دل اپنا بھرا پایا

قصائد چادر گل مبارکہ

شمسِ عالم شہ الطاف و کرم کی چادر
رہبر دین و شہ جاہ و حشم کی چادر

آئی اک شان سے اور دھوم سے سرکار میں اب
ابن سلطانِ عرب شاہِ عجم کی چادر

ہے مقدس و معطر و منور، اطہر
عندلیبِ چمنستانِ ارم کی چادر

اسکی ہر ایک کلی فیض بھری بابرکت
گل مقصد ہی کھلائی یہ حشم کی چادر

خواجۂ ہند کے دیتی ہے فیوض و برکات
ابن زہرا و شہِ جود و کرم کی چادر

مرقد نوری پہ اب سجتی ہے صوفی دیکھو
ابن سلطانِ عرب شاہِ عجم کی چادر

سرکار شمسیہ کی درباری نوری چادر
دل میں بسی ہمارے یہ پیاری شمسی چادر

ہر اک کلی ہے اِسکی فیض و نوال سے پُر
بھرتی ہے دامنوں کو آقا تمہاری چادر

تعظیم کے ہیں منکر نام ولی زباں پر
آداب اہل دل کے ہم کو سکھائی چادر

باطل سے دور ہم ہیں خادم ہیں اولیا کے
سایہ کناں ہمارے سر پر ہے شمسی چادر

خفّاش چشم صوفیؔ جلتے رہیں گے اس سے
اہلسنن کو بھائی دل سے یہ پیاری چادر

قصیدہ عرس

شمس عالم ابن شاہ مرسلیں کا عرس ہے
قطب رائچور شاہ سالکیں کا عرس ہے

آج ہے نور الٰہی سے منور رائچور
حضرت شیر خدا کے جانشیں کا عرس ہے

نور اطہر پاک گوہر سید السادات دیں
رہبر دیں رہنمائے سالکیں کا عرس ہے

سید عالی نسب عالی حسب اور قطب حق
شاہ عرفاں حسن قامت مہ جبیں کا عرس ہے

مانگنے کو بھیک آتے ہیں سبھی شاہ و گدا
ابن مرحب کش شہ دلدل نشیں کا عرس ہے

ہے ملائک میں یہی چرچا یہی سرگوشیاں
سید عالی امام المتقین کا عرس ہے

ضوفگن باطل شکن اور باعث خیر و امن
نور اد ہم راحت روح حزیں کا عرس ہے

صاحب ذیشان صوفی کروفر اور باحشم
شمس عالم صاحب تاج و نگیں کا عرس ہے

زیارت مبارکہ کی گاگر

شمسِ عالم مرے سرکار کی آئی گاگر
جانشین شہِ ابرار کی آئی گاگر

ہوتی ہیں مشکلیں حل اور مصائب کافور
نائبِ حیدر کرار کی آئی گاگر

آج پُرنور ہے اک نور سے ہر ایک گلی
مہ جبیں صاحب انوار کی آئی گاگر

چمکے ہیں دین کے انوار جبیں سے جنکے
آج اُس ماہ ضیا بار کی آئی گاگر

اشرفی فیض و انوار لئے اے صوفی
شمس عالم مرے سرکار کی آئی گاگر

نذرانہ سلام

شمسِ عالم کی طلعت پہ لاکھوں سلام
قطبِ حق شہ ولایت پہ لاکھوں سلام

ہے علی کی وہ نورِ نظر ذاتِ پاک
شمسِ برجِ سیادت پہ لاکھوں سلام

قطبیت کا شرف آپ کو جو ملا
آپ کی اُس ولایت پہ لاکھوں سلام

رائچور میں چمن دیں کا جس سے ہے سبز
اُس بہارِ ولایت پہ لاکھوں سلام

ہم سوالی ہیں اُنکے وہ شاہِ عطا
صاحبِ جود و رحمت پہ لاکھوں سلام

جس کی چوکھٹ پہ خم گردنیں کج کلاہ
صاحبِ جاہ و حشمت پہ لاکھوں سلام

آپ کی درگہ عالی رشکِ ارم
بلبلِ باغِ جنت پہ لاکھوں سلام

سرکشانِ زمانہ نگوں سر ہوئے
اُسکی حقانی صولت پہ لاکھوں سلام

جس کے خارق سے دندان پورے گرے
اُس شہ با کرامت پہ لاکھوں سلام

مردہ زندہ ہوا جس کے قم کہتے ہی
اُسکی قطبی ولایت پہ لاکھوں سلام

عرض کر صوفیا باادب بار بار
شمسِ عالم کی طلعت پہ لاکھوں سلام

اے شمسِ چرخِ ملتِ بیضا سلام لو — شیخِ ہدیٰ و واصل مولیٰ سلام لو

مقبولِ بارگاہِ خدا شیخِ راپچور — نورِ نگاہِ شاہِ مدینہ سلام لو

پاتے شفا ہیں ظاہری اور باطنی مریض — دارالشفا ہے درگہِ والا سلام لو

لاکھوں کو اپنے در سے نوازا ہے آپ نے — کیجے عطا ہمیں بھی خدارا سلام لو

بے کس نواز و حامیٔ رنجور وخستہ دل — بے یار و بے مدد کا سہارا سلام لو

فیض ونوال اور خوارق کا آپ کے — جن و بشر ملک میں ہے چرچا سلام لو

پرتوفگن و حامیٔ دین متین حق — باطل شکن و کفر وضلالہ سلام لو

پشت و پناہ بیکس واے چارہ ساز ما — بے آس وٹوٹے دل کا سہارا سلام لو

صوفی پہ ہو نگاہِ کرم آپ کی شہا — وہ آپ کا ہے والا و شیدا سلام لو

شمسِ عالم شہِ الطاف و کرم ذی احتشام — اے شہِ بالا مقام

آپ کی بارگہِ عالی میں ہم سب خدّام — لائے ہیں نذرِ سلام

ابنِ حیدر علیؑ مرتضیٰ کے نورِ نظر — اے شہِ عالی گہر

اپنے دامن میں پنہ دیجئے ہر صبح و شام — آپ کے ہم ہیں غلام

ہم سوالی ہیں سبھی آپ ہمارے داتا — اے شہِ جود و عطا

کام اپنا ہے یہی پیش کریں صبح و شام — آپ کی نذر سلام

قطبیت کا جو مقام آپ کا ہے راپچور — رہے محفوظ حضور

آپ کی نظرِ کرم اس پہ رہے صبح و شام — قامعِ جور لیام

کیجئے صوفی خستہ کی مدد اے آقا — قامعِ جور و جفا

نذر کرتا ہے یہی پیش تمہارا یہ غلام — ہو قبول اس کا سلام

السلام اے شمس عالم السلام
السلام اے قطب افخم السلام

آپ ہیں لختِ دلِ خیرالوریٰ
نائب خیبر شکن شیرِ خدا

بارگاہ عالی میں بہر سلام
ہم ہیں حاضر اے شہ ذو احترام

قطبیت کا مرتبہ حق نے دیا
آپ کو اس شہر رائچور کا

عرض ہم خدام کی ہے اب یہی
آپ سے اے حق تعالیٰ کے ولی

کیجئے اس شہر رائچور کی
فضل سے اپنے حفاظت ہر گھڑی

جور و استبداد کا یہ دور ہے
آپ سے مخفی نہ وہ مستور ہے

ہم رعایا باطنی ہیں آپ کی
بادشاہ ہیں آپ اے ابن علی

اس لئے صوفی کی ہے یہ التجا
اہل دیں کی ہو حفاظت برملا

السلام اے شمسِ عالم السلام اے قطبِ اکرم السلام
السلام اے شاہِ افخم السلام اے نورِ ادہم
السلام اے شمسِ عالم

قطبِ رائچور ذاتت قبلہ اش آمد حریمت
مہبطِ انوار رحمت شد مطافش آستانت
السلام اے شمسِ عالم

موردِ افضالِ باری ذات والا ہے تمہاری
ہم کھڑے ہیں سب سوالی جھولیاں بھر دو ہیں خالی
السلام اے شمسِ عالم

نورِ عین مرتضیٰ ہو جانشین مصطفیٰ ہو
کاشفِ سرِّ خدا ہو رحمتِ ربّ العلا ہو
السلام اے شمسِ عالم

دولتِ اسلام و سنت چاہیئے تا زیست حضرت
ہو نگاہِ لطف و رحمت صاحبِ جود و کرامت
السلام اے شمسِ عالم

ہادمِ آثارِ بدعت حامیٔ اسلام و سنت
مہرِ تابانِ طریقت السلام اے دیں کی حجّت

السلام اے شمسِ عالم

قامعِ کفر و ضلالت رہبرِ اسلام و سنت
رافعئ اعلامِ نصرت السلام اے حق کی رحمت
السلام اے شمسِ عالم

السلام اے نورِ یزداں السلام شمسِ درخشاں
السلام اے ماہِ ذیشاں السلام اے مونسِ جاں
السلام اے شمسِ عالم

صوفئ خستہ تمہارا نذرِ حضرت ہے یہ لایا
ہو قبول اس کا یہ ہدیہ بہرِ سرکارِ مدینہ

شمسِ عالم شہا سلام علیک ابن خیر الوریٰ سلام علیک
حسن صورت و سیرت ہم داری حبذا مرحبا سلام علیک
قطبیت شہر رائچور ترا کردہ خالق عطا سلام علیک
دستگیری بکن مدد فرما حاجتم کن روا سلام علیک
ملتِ ناجیہ را شاہِ ہدیٰ کن قوی از خدا سلام علیک
دامِ اضلال پارہ کن دہ پناہ سنیاں را شہا سلام علیک
نعمتِ زہد مرحمت فرما بہر اخلاف ما سلام علیک
اندریں دور ابتلا کن عطا استقامت مرا سلام علیک
پاک باشد ہمیشہ درگہِ تو از ضلالت شہا سلام علیک
صوفئ خستہ از سرِ اخلاص گوید از دل ترا سلام علیک

شمسِ عالم شہا سلام علیک ابن خیر الوریٰ سلام علیک
استقامت ہو دین وسنت پر ہو تصلب عطا سلام علیک
رہبرِ راہِ حق امامِ ہدیٰ دین کے مقتدا سلام علیک
اہلسنت کے ہوں مصائب دور اے مواسائے ما سلام علیک
نزع میں گور میں شہِ والا حشر میں لو بچا سلام علیک
اشرفی فیض جاری ہے ہر سو رائچور میں شہا سلام علیک
ہے دلِ صوفی دید کا مشتاق نوری طلعت دکھا سلام علیک

شمسِ عالم ولی سلام علیک　　قطب حق متقی سلام علیک
نائبِ مصطفیٰ سلام علیک　　ابن شیرِ خدا سلام علیک
فیض بخش جہاں سلام علیک　　رہبر گمرہاں سلام علیک
جائے امن اماں سلام علیک　　حامئی عاجزاں سلام علیک
اہلسنت پریشاں ہیں ششدر　　کیجے بہرِ خدا سلام علیک
حاجتیں اُنکی پوری کیجے تمام　　اے شہِ والا ابن خیر الانام
عرض کرتا ہے باادب صوفیؔ　　السلام علیک حق کے ولی

ولئ مقبول شمسِ عالم شہِ کرامت سلام لیجے　　علی کے نائب ہمارے آقا مہِ ہدایت سلام لیجے
تمہارے آنے سے شاہ والا ہوئی ہیں انہارِ فیض جاری　　عطا ہو لولو فیوض کے اب شہِ سخاوت سلام لیجے
صفائی حاصل ہو دل کی حضرت توجہ کیجے بہ نظرِ رحمت　　حضور سے ہے یہی گذارش ہو پاک سیرت سلام لیجے
پھنسے ہیں جرم و گناہ میں ہم کرم سے عصیاں سے دور رکھیئے　　ولئ اطہر قرار بےکس خدا کی رحمت سلام لیجے
تمہارا جاہ و حشم بیاں ہو نہیں ہے طاقت زباں میں میری　　ہو ابن حیدر شہِ ولایت مہِ کرامت سلام لیجے
حکومتِ راپچور شاہا تصرفات ہی میں آپ کے ہے　　رکھیئے اِس بستی کو امن میں کیجے حفاظت سلام لیجے
اے مہر رخشاں ولئ ذیشاں اے نور افگن بہ علم و ایقاں　　ولئ اطہر اے قطب اشہر شہِ ولایت سلام لیجے
کرم ہو صوفی پہ اب تمہارا نہیں ہے اس کا کوئی سہارا　　بلا و آفت سے حق کی رحمت کیجے حفاظت سلام لیجے

شجرۂ خلافت عالیہ

شمس عالم نور عین مرتضیٰ	شیخِ دین و نائب خیر الوریٰ
قطب اقطاب ولایت در زماں	حضرت چندا حسینی راز داں
شیخ عارف رہبر او سعد دیں	مرشدش اشرف جہانگیر ست بیں
شہ علاءالدیں شہ فرخندہ کار	آں سراج الدیں اخی عالی وقار
شہ نظام الدین محبوب الٰہ	رہبر او ماہ برج عز و جاہ
خرقہء ثانی ءقطب رائچور	آمدہ از قطب گوگی ماہ نور
شاہ یحییٰ مقتدائے باطنی	مرشدش آمد سراج دیں ولی
رہبرش آمد شہ فرخندہ کار	آں نصیر الدیں خراغ نور بار
شد نظام الدین محبوب الٰہ	رہبر او ماہ برج عز و جاہ
آں فرید الدیں شہ گنج شکر	سید والا نسب عالی گہر
شیخ واصل قطب دین بختیار	راہ عرفاں کرد از دل اختیار
پیر کامل خواجہء ہندوستاں	آں معین الدیں ولی قطب زماں
شاہ عالی خواجہء عثمان پیر	عاصیاں را در دو عالم دستگیر
بحر عرفاں زندنی حاجی شریف	قطب دوراں بود آں ذات لطیف
از برائے قطب دیں مودود چشت	عندلیب فیض بہ چشتی بہشت
ناصر الدین یوسف قطب الانام	ناصح الدیں آمدہ بیشک امام
خواجہ ء احمد آں پیر گمرہاں	شرف دین ست واقف راز نہاں

یا الٰہی بہر دینوری علو — قطب وقت وغوث دوراں بوداو
شد امین دیں ہبیرہ ذات او — دائما مشغول بد در ذکر ھو
حضرت خواجہ حذیفہ مرعشی — بود ذکر او پراز ذکر و غشی
شہ براہیم ابن ادہم قطب دیں — مخزن عرفاں امام المتقیں
مرشدش خواجہ فضیل باصفا — عبدِ واصل کاشفِ سرِّ خدا
از برائے صاحب علم ویقیں — آں حسن بصری امام التابعیں
یارب از بہر شہ دلدل سوار — شاہ خیبر مرتضیٰ عالی وقار
صدر موجودات ختم المرسلیں — شاہ رسل ومہبط روح الامیں
کرد صوفی شجرہ شمسی تمام — بعد برشاہ رسولاں صد سلام
یاالٰہی بہر ختم المرسلیں — شافع محشر شفیع المذنبیں
کن عطا ایمان کامل یا کریم — دار مارا بر صراط مستقیم
دہ پنہ از ملحداں اے کبریا — از وہابی نیچری پُردغا
از برائے یارغارِ مصطفیٰ — آمدہ بعد رسل او مقتدا
بہر آں فاروق اعظم مقتدا — بہر ذوالنورین شاہ باصفا
حضرت مولا علی شیرِ خدا — مرتضیٰ مرحب کش و مشکل کشا
از برائے آل و اصحاب رسول — من گنہگارم و توبہ کن قبول
دہ پنہ از مکر شیطان رجیم — از مباحیان مبطل و لئیم
خاتمہ بر دین وسنت کن خدا — بہر شاہ رسل و ختم الانبیا
از برائے حضرت پیران چشت — کن عطا بہ صوفیٔ خستہ بہشت

یا خدا از بہر حسنین و بتول — ہو ہماری محفلِ مولد قبول
دے تصلب قلب میں تو دین کا — اور تعصب سے قساوت سے بچا
ہم کو قائم پر صراطِ مستقیم — رکھ الٰہی تو ہے معطی اور کریم
زیغ اور الحاد سے ہم کو بچا — بہرِ شاہِ رسل ختم الانبیا
کر عطا ہر اک ہماری تو مراد — از برائے حضرت خیر العباد
یا رسول دوسرا خیر العباد — اپنے دامن میں رکھیئے ہم کو شاد
جب قضا آئے تصور آپ کا — دل میں ہو کلمہ زباں سے ہو ادا
ہم نہیں باغی ولیکن عاصی ہیں — اور غلامِ بارگاہ عالی ہیں
بھیج صوفی شاہ والا پر درود — صدق دل سے ہے یہی حکم ودود

صلى الله على النبي الأمي وآله صلى الله عليه وسلم صلاة وسلاما عليك يا رسول الله

حضور قطب رائچور مخدوم حضرت سید شاہ احمد شمس عالم حسینی قدس سرہٗ

شمسیہ اسلامک سینٹر

SHAMSIYA ISLAMIC CENTER

FOLLOW US ON

SHAMSIYA ISLAMIC CENTER

SYED TAMEEM ASHRAF HUSSAINI

SHAMSIYA ISLAMIC CENTER

HUNDEKAR COLONY, RAICHUR. KARNATAKA. CELL : + 918105257139

ASHRAFI PRINTS, HUBLI. CELL: 9686127862